عمران خان کی ریلی اور کرائے کے سیاستدان

تحریر: سہیل احمد لون

مہنگائی ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے جس کی زد سے شاید ہی کوئی ملک بچا ہو۔ ہم قدرتی آفات، ڈینگی، دہشت گردی، کرپشن، فرقہ واریت جیسے سنگین مسائل سے نبرد آزما ہیں تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم مہنگائی کے ناگ سے نہ ڈسے جائیں۔ مہنگائی کا ناگ پٹاری میں بند کرنے کا ہر دور میں وعدہ تو کیا گیا مگر ندارد۔ سیاسی سپیروں کو تو مہنگائی کے ناگ سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ وہ صرف غریب عوام کو ہی ڈستا ہے۔ سیاسی سپیرے اسے قابو کرنے کے لیے عوام کے سامنے بین بجانے کا ''تماشا'' اکثر کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں مہنگائی کا طوفان تو اپنی جگہ پر موجود ہے لیکن چور بازاری اور مصنوعی مہنگائی نے بھی غریب آدمی کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ بچے کیلئے خریدا جانے والا مہنگا دودھ دودھ نہیں ہوتا۔ مہنگی دوا خریدنے والے ماں باپ نہیں جانتے کہ وہ دوا کے نام پر اپنے بچے کیلئے زہر خرید رہے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں کوئی روکنے والا نہیں اور حیرت انگیز بات ہے کہ کوئی بھرپور احتجاج کرنے والا بھی نہیں۔ ان حالات میں جس طرح کا ردعمل عوام کی جانب سے آنا چاہیے تھا اُس کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب نے الگ الگ مرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ایوبی دور میں چینی کی قیمت میں چھ آنے فی سیر کا اضافہ کیا گیا تو عوام مہنگائی کے خلاف سڑکوں پر آ گئی۔ پہیہ جام ہڑتالیں ہوئیں، لوگوں نے پٹریوں پر لیٹ کر ٹرینوں کی آمدورفت معطل کر دی۔ ایوب۔۔۔ ہائے ہائے کے نعرے اتنے مقبول ہوئے کہ ایوب خان کو اقتدار سے محروم ہونا پڑا۔ مگر حیرانگی اس بات پر ہے کہ آج بھی لوگ اس دور کو یاد کرتے ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آنے والا ہر دور پہلے سے بدترین ثابت ہوا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھیں کہ پاکستانی عوام کی ایک کثیر تعداد آصف علی زرداری کو گم شدہ مسیحا سمجھنا شروع ہوگئی ہے۔ عوام کی ذہنی حالت سے فائدہ اٹھانے کے لیے پرویز مشرف بھی ملک چھوڑنے کو تیار نہیں بلکہ شیروانی سلوا کر اپنی اگلی باری کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حالانکہ میاں برادرز بمعہ اہل وعیال پانچ سالہ ٹیسٹ کھیلنے میں مصروف ہیں مگر ایسا لگتا ہے کہ سیاسی میدان کا موسم کسی بھی وقت خراب ہوسکتا ہے۔ ماضی کی طرح اپنی اننگز مکمل کیے بغیر ہی میاں برادرز کو میدان چھوڑنا پڑ جائے۔ کپتان نے بھی مہنگائی کے خلاف ریلی نکال کر سیاسی باؤنسر مارنے کی کوشش کی ہے۔ بلاشبہ مہنگائی کے حوالے سے پاکستان دنیا کے صف اول کے ممالک کی فہرست میں شامل ہو چکا ہے۔ بھوک، افلاس، ننگ، بے روزگاری، کرپشن اور دہشت گردی نے ہمارے معاشرے کو ایسے آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے جو کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔ یہ فطری عمل ہے کہ مہنگائی ہوگی تو اس کے ردعمل میں احتجاج تو ہوگا۔ کسی احتجاج کو روکنا، رکوانا، یا غیر محسوس طریقے سے انتظامی ہتھکنڈے استعمال کر کے رکوانے کی کوشش کرنا انتہائی غیر جمہوری رویہ ہے۔ عمران خان کی مہنگائی کے خلاف ریلی دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ ابھی مہنگائی کی سطح اس جگہ تک نہیں پہنچی کہ لوگ اس کے خلاف چیختے ہوئے سڑکوں پر آ جائیں۔ ایوب خان کے دور میں عوام متحد ہو کر سڑکوں پر احتجاج کرتی نظر آئی جس نے ایوب خان کی غیرت کو جھنجوڑ ڈالا۔ آج لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ مہنگائی کے خلاف ریلی کی کال کس سیاسی جماعت نے دی ہے؟ کپتان کی ریلی میں زیادہ تعداد تحریک انصاف کے کارکنوں، ووٹروں، سپورٹروں کی تھی

۔ریلی انتظامی معاملات کی وجہ سے ناصر باغ سے جی پی او چوک کراس تک محدود کردی گئی۔ جبکہ ہزاروں افراد اسمبلی ہال کے سامنے ریلی کا انتظار کرتے رہے۔ سیاست ایک تسلسل اور تواتر کا نام ہے۔ عمران خان سیاستدان تو بن چکا ہے اور انقلاب اور تبدیلی کا دعوی بھی کرتا ہے۔ مگر انقلاب لانے کے لیے جس عقل، حوصلے، جرات کی ضرورت ہوتی ہے یہ تمام خوبیاں کپتان میں نظر نہیں آ رہیں۔ جاوید ہاشمی، شاہ محمود قریشی، جہانگیر ترین، عارف علوی، اعجاز چوہدری، علیم خان اور ڈاکٹر یاسمین راشد کو ساتھ لےکر جو انقلاب لایا جائے گا اگر وہ اپنی پوری شدید سے آ بھی گیا تو اُسے روکنے کیلئے ایک اے۔ ایس آئی اور دو پولیس والے ہی کافی ہوں گے۔ اس کی شکل ملا عمر سے بھی زیادہ مکروہ ہوگی۔ عمران خان نے انقلابی نعرہ لگایا تھا تو اس وقت اسے روشن خیال، لبرل، ڈیموکریٹ اور نیم سوشلسٹ رہنماء کے طور پر دیکھ کر عوام خصوصاً نوجوان نسل نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر آہستہ آہستہ دہشت گردوں کی حمایتی جماعتوں کے ساتھ سیاسی گٹھ جوڑ نے عوام کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ جماعت اسلامی فوج کی بی جبکہ تحریک انصاف جماعت اسلامی کی A ٹیم بن چکی ہے۔ مشرف کا وہ تاریخی جملہ جو ایک امریکی سفارت کار نے عمران خان کے بارے میں بتایا تھا کہ ’’عمران خان کلین شیو دہشت گرد ہے‘‘۔ عمران خان کی ریلی کے دوران اگر دیو ہیکل ٹرک پر نظر ڈالیں تو اس میں منور حسن (جماعت اسلامی)، شیخ رشید (عوامی مسلم لیگ)، جاوید ہاشمی (سابقہ مسلم لیگ نون)، پاکستان پیپلز پارٹی سے آنے والے شاہ محمود قریشی، ق لیگ سے وارد ہونے والے جہانگیر ترین، اور دیگر جماعتوں کے سیاسی رہنماء بھی شامل تھے۔ جبکہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تحریک انصاف کی منتخب قیادت اعجاز چوہدری صدر پنجاب، ڈاکٹر یاسمین راشد (جنرل سیکریٹری پنجاب)، اس کے علاوہ پی ٹی آئی کے ہزاروں کارکن اور حقیقی قائدجن میں تحریک انصاف کے فاؤنڈر ممبرز، جانثار ساتھی اور کڑے وقت میں عمران خان کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے والے حقیقی کارکن ہجوم میں کہیں گم ہو چکے تھے۔ کیونکہ پروگرام لاہور میں ہو رہا تھا تو اصولی طور پر مقامی قیادت کو عمران خان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن صدر لاہور عظیم خان کے بغیر اس کے کارخاص شعیب صدیقی اور فراز ہی نظر آئے۔ جماعت اسلامی کے منور حسن کی ریلی میں شرکت کی وجہ سے تحریک انصاف کے ورکرز کی کثیر تعداد نے شرکت نہیں کی اور جو شریک تھے انھوں نے منور حسن کی آمد پر نعرہ بازی بھی کی۔ انسان اور حیوان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جانور ایک غلطی بار بار دہراتا ہے جبکہ انسان ہر بار کوئی نئی غلطی کرتا ہے۔ عام انتخابات میں ٹکٹوں کی تقسیم میں غلطی عمران خان نے تسلیم کی تھی۔ بلدیاتی انتخابات میں بنیادی ورکرز کو ایک بار پھر نظر انداز کیا جا رہا ہے اور پیراشوٹ نمائندے اتارے جا رہے ہیں۔ کیا عمران خان بلدیاتی انتخابات میں بھی عام انتخابات والی غلطی دہرائیں گے؟ لاہور کے دس ٹاؤن سے صرف ایک ٹاؤن کا صدر فاؤنڈر ممبر ہے باقی 9 شارٹ کٹ راستہ استعمال کرکے بن گئے۔ دولت مند لوگ انٹرا پارٹی الیکشن میں کامیاب اور غریب پیچھے...... ! عمران خان نے تو زندگی کا بیشتر حصہ برطانیہ میں گزارا ہے جہاں حقیقی جمہوریت ہے۔ کیا انھوں نے یہاں سے یہ نہیں سیکھا کہ یہاں حقیقی سیاسی ورکرز پر کرائے کے سیاستدانوں کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ پارٹی میں انصاف ہوتا نظر آئے گا تو لوگ اس بات کا بھی یقین کرلیں گے کہ تحریک انصاف برسر اقتدار آ کر بلاامتیاز سستا اور فوری انصاف مہیا کریگی۔ مہنگائی کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرنے سے قبل تحریک انصاف میں شامل حقیقی مگر غریب ورکرز اور رہنماؤں کو اس بات کا یقین تو دلایا جائے کہ ان کو غریب سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ غریب کو نظر انداز کرنے والا کبھی مہنگائی کے خلاف سچی آواز

نہیں اٹھا سکتا۔ پاکستانی عوام کے لیے یہ مہنگائی لگتا معمولی سی بات ہے ورنہ ایوبی دور کی طرح میاں دور کا بھی انت ہو چکا ہوتا۔ عمران خان آئندہ مہنگائی کے خلاف احتجاج کرنے، ملک میں تبدیلی لانے کی بات کرنے سے قبل اپنی سوچ اور طریقہ کار میں تبدیلی ضرور لائیں۔ ہو سکتا ہے اس وقت تک عوام کو بھی مہنگائی کا احساس ہو جائے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

26-12-2013.